Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جشن تبلیغ ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ - ۹ امان ۱۳۵۹ ہش - ۹ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۵۶

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے آمدہ ۲ امان کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو اپنی حفاظت میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• ربوہ ۸ امان (مارچ) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ سر میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

• الحمد للہ کہ خاکسار مورخہ ۱۰ کو لیاقت میڈیکل ہسپتال جام شورو سے واپس گھر آ گیا ہے۔ بیماری کافی حد تک دور ہو گئی ہے۔ لیکن ڈاکٹروں نے بعض ادویات باقاعدگی سے لینے اور آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور ایک ماہ کے بعد دوبارہ معائنہ کروانے کے لئے کہا ہے۔ عاجز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب جماعت کا ممنون احسان ہے کہ انہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا۔ اس بیماری میں احباب جماعت حیدرآباد نے خلوص محبت، ہمدردی و غمگساری اور تیمارداری کا جو حسن سلوک کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ان سب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
۱۶۰ سی بیت الظفر لطیف آباد نمبر ۶ حیدرآباد

• میرے بڑے لڑکے مولوی محمد صدیق صاحب شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ جو کہ اس وقت سرینام امریکہ میں ہے کی بائیں آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اس کا چھوٹا بھائی محمد امین خالد جو کہ اس وقت ہیمبرگ جرمنی ہے۔ اس کے سینہ میں شدید درد رہتا ہے اس کا اپریشن بھی زیر غور ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ التزاماً دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز مجھے بلڈ پریشر اور دل کا عارضہ ہے میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

محمد یعقوب کاتب نگلی سابق کاتب الفضل حال مقیم اڈہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

• مکرم سید عبید اللہ صاحب آف چک جھمرہ کی جائیداد کا ایک اہم کیس زیر سماعت ہے جس کا عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ حقدار کو ان کا حق مل جائے اور محترم شاہ صاحب کی تمام پریشانیاں خدا تعالیٰ دور فرمائے

محمد اسمٰعیل دیال گڑھی ربوہ

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

مَیں اپنے بچوں کے لئے روزانہ دعا مانگتا ہوں

جس قدر بچوں کو سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں

ارشاد باری تعالیٰ

(۱) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج (آل عمران - ۳۹)

ترجمہ:- اے میرے رب! تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔

(۲) اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ج (الاحقاف - ۱۶)

ترجمہ:- میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن ایک غریب عورت میرے پاس آئی۔ جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی۔ اور ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ لیکن یہ کھجور بھی اس کی بیٹیوں نے اس سے مانگ لی۔ اس پر اس نے اس کھجور کو منہ سے نکالا اور اس کے دو حصے کئے اور ایک حصہ ایک کو اور دوسرا دوسری لڑکی کو دے دیا۔ مجھے اس کے اس مادرانہ پیار پر تعجب ہوا۔ اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کی وجہ سے اس کے لئے جنت واجب کر دی ہے۔ یا یہ فرمایا کہ اس شفقت کی وجہ سے آگ سے بچا لیا۔ (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دفعہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپؑ اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی درد انگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے ..... جس طرح اور جس قدر بچوں کو سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل:- اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے۔ جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:- پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:- پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:- پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے تا ہم بنام۔

پنجم:- اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴-۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

۹ امان ۱۳۵۹ ہش

۹ مارچ ۱۹۸۰ء

استحکام پاکستان اور ہماری ایک اہم ذمہ داری

افراد کی طرح اقوام پر بھی عُسر اور یُسر کے زمانے آتے ہیں۔ ایک وقت میں ایک قوم اقتصادی طور پر خوشحال ہوتی ہے اور ہر لحاظ سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہوتی ہے۔ آگے چل کر زمانہ کے اتار چڑھاؤ کے زیر اثر اسی قوم پر اقتصادی بدحالی کا دور آجاتا ہے اور وہ نخوت و ادبار کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسی طرح کبھی اندرونی مناقشت اپنا زور دکھاتی ہے اور کبھی بیرونی خطرات سر اٹھا کر اسے طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا کر دیتے ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات اسے اپنی ہستی ہی کالعدم ہوتی نظر آنے لگتی ہے۔

تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ کے خدائی قانون کے تحت عسر اور یسر کے دور مسلمان قوموں پر بھی آتے رہے ہیں۔ تاریخ اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ بالخصوص اس زمانہ میں جب بیرونی خطرات سر اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام ممکن ذرائع اختیار کرنے اور انہیں بروئے کار لانے کی تعلیم دی ہے۔ ان میں مادی ذرائع بھی شامل ہیں اور روحانی ذرائع بھی۔ فی الوقت ہم ایسے پُرخطر حالات میں مادی ذرائع سے ماورا امن کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ روحانی ذرائع کی اہمیت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک روحانی ذرائع کا تعلق ہے ایمان اور عقیدہ اپنی جگہ ایک زبردست قوت کی حیثیت رکھتا ہے اور فی زمانہ اس پر زور بھی بہت دیا جا رہا ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ایمان اور عقیدہ صرف اور صرف اس وقت ہی مومنوں کے لئے ایک ناقابل تسخیر قوت ثابت ہوتا ہے جب ایمان کے دعویدار اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ کیونکہ عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے نتیجہ میں ہی وہ تائید و نصرت نصرت الٰہی کے مورد بنتے ہیں۔ اور جب کسی قوم کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو تو پھر تعداد کی قلت اور وسائل کی کمی اس کے لئے پریشانی اور گھبراہٹ کا موجب نہیں ہوتی۔ پریشانی اور گھبراہٹ تو اس وقت ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیئے۔ جب ایمان کے عملی تقاضوں سے غفلت برتی جائے۔ دراصل ایمان کے ایک عملی تقاضا کی طرف توجہ دلانا فی الوقت ہمارے مدنظر ہے اور وہ ہے دعا۔

یوں تو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعا سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں۔ لیکن جب بیرونی خطرات سر اٹھا رہے ہوں۔ تو اس وقت تو ان کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ظاہری وسائل سے کما حقہ استفادہ کے ساتھ ساتھ طلب نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکیں اور ہمہ تن دعا بن کر دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ کیونکہ کامیابی اور فتح کا حقیقی اور اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا میں وہ طاقت رکھی ہے کہ جس سے زمین آسمان پلٹ سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ دعا قبولیت کے شرائط کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر پورے درد و الحاح سے کی جائے اور اس یقین سے کی جائے کہ ہماری تدبیروں سے نہیں بلکہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں کامیابی حاصل ہوگی اور دعا اس وقت قبولیت کے درجہ پر پہنچتی ہے اور دعا کے نتیجہ میں اس وقت زمین و آسمان پلٹتے ہیں جب مضطر بن کر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ (النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) کون ہے جو کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے۔ جب وہ اس (سچی) خدا سے دعا کرتا ہے اور (وہ) اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا اس (قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یقین دلایا ہے کہ علی الخصوص انتہائی نامساعد حالات یعنی بے بسی اور بے کسی کے عالم میں جب اس کے بندے طلب نصرت کے لئے اسے پکارتے ہیں تو وہ ضرور ان کی مدد کو پہنچتا ہے اور ایسے معجزانہ طور پر ان کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے کہ ان کی بے بسی اور بے کسی کو دور کر کے انہیں زمین میں قوت و اقتدار کا مالک بنا دیتا ہے۔ ایسے حالات میں جبکہ بیرونی خطرات سر پر منڈلا رہے ہوں اس نے مومنوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ ظاہری تدبیریں کریں اور ضرور کریں لیکن ان پر بھروسہ نہ کریں۔ بھروسہ وہ صرف خدا پر کریں اور اس کے حضور جھک کر پورے درد و الحاح کے ساتھ اس سے اس کی نصرت کے طالب ہوں۔ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ ان کی خاطر پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ٹلا دے گا اور زمین و آسمان کو پلٹ کر رکھ دے گا۔

موجودہ حالات میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے وطن عزیز پاکستان کی سلامتی اور استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کریں۔ اور کرتے چلے جائیں تا آنکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری دعاؤں کو قبول کر کے ہر قسم کے خطرات کو دور کر دے۔ اور ہمارے وطن عزیز کو ہر طرح سے محفوظ و مامون بنا دے اور اتنا مضبوط و مستحکم اور طاقتور بنا دے کہ کسی کو اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔

احباب جماعت جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ایک عرصہ سے اپنے خطبات اور تقاریر میں انہیں وطن عزیز کی سلامتی اور مضبوطی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ موجودہ ایام میں ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم ان دعاؤں میں پہلے سے بھی بڑھ کر تعہد سے کام لیں۔ اور انہیں کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

احباب جماعت کو وطن عزیز پاکستان کی مضبوطی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہم اپنی ان معروضات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اہم ارشاد پر ختم کرتے ہیں جس میں حضور نے پاکستان کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے کو جماعت احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"غرض میں بتا یہ رہا ہوں کہ تدبیر کے علاوہ خدا تعالیٰ سے پیار کا ایک زندہ تعلق رکھ کر ہم نے اپنے ملک کے لئے دعائیں کرنی ہیں اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کرنے ہیں۔ تدبیر اپنی جگہ ضروری ہے مگر دعاؤں کے ذریعہ ملک کی خوشحالی کے سامان پیدا کرنا اس کی ذمہ داری بڑی حد تک جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے ..... ہم نے پاکستان کے لئے دعائیں کیں۔ ہم اس کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں اور دیتے چلے جائیں گے۔ ہم اپنے رب کریم سے امید رکھتے ہیں کہ ایک دن وہ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور اس ملک میں استحکام اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کر دے گا۔"

(کتاب "جلسہ سالانہ کی دعائیں" صفحہ ۸۴، ۸۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا چھٹا مرحلہ ۱۵ مارچ کو ختم ہو رہا ہے۔

مخلصین نوٹ فرما لیں کہ آپ کی طرف سے وعدہ کا ۶/۱۵ پندرہ مارچ تک ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں باپ سے حُسنِ سلوک

مکرم رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

ماں باپ ایک بہت بڑی نعمت ہیں ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا بہت بڑی نیکی ہے ان کی نافرمانی کرنا گناہ میں شامل ہے اسلام نے والدین سے حسنِ سلوک کرنے کی خاص تاکید کی ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے سورۂ بقرہ۔ بنی اسرائیل۔ عنکبوت۔ لقمان اور سورۂ احقاف وغیرہ میں والدین کے بارے میں احکام صادر فرمائے ہیں کہ اپنے والدین سے نیکی اور حسنِ سلوک سے پیش آؤ اور ان کی احسن رنگ میں خدمت کرو۔ اللہ تبارک تعالیٰ والدین کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ

(بنی اسرائیل آیت ۲۴-۲۵)

تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کرو اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کرو کہ اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ تمہارا رب جو کچھ (بھی) تمہارے دلوں میں ہو اُسے (سب سے) بہتر جانتا ہے (اور) اگر تم نیک ہوگے تو (یاد رکھو کہ) وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بہت ہی بخشنے والا ہے۔

سورۃ الاحقاف میں والدین کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

(الاحقاف ۱۵-۱۷)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔ پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا۔ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری (اس) نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں (جو لوگ ایسا کریں گے) وہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے ہم درگزر کریں گے۔ یہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ یہ ایک سچا وعدہ ہے۔ جو شروع (پیدائش آدم) سے لوگوں سے کیا جا رہا ہے۔"

یہ وہ احکام ہیں جو اللہ تبارک تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ احسن طریق سے پیش آنے، ان کی اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت کرنے کے بارے میں بیان فرمائے ہیں۔ ان واضح احکام کے ہوتے ہوئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان کو یاد رکھے اور ان احکام کو بجا لائے۔ اور یاد رکھے کہ میرا وہی باپ ہی تو ہے جس کے نطفہ سے میں پیدا ہوا ہوں جس نے ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے مجھ کو اپنے سے بہتر کھلایا پلایا۔ پڑھایا لکھایا۔ یا کوئی ہنر سکھایا۔ نیکیوں پر چلنا اور بدیوں سے بچنا بتایا۔ جو ہمیشہ میری تکلیف۔ دکھ۔ مصیبت سے رنجیدہ اور میری خوشی اور مسرت و فرحت اور کامیابی سے خوش ہوتا ہے اور میری ماں وہی مبارک ہستی ہے جس نے نو ماہ تک مجھے پیٹ میں اٹھائے رکھنے کی تکلیف برداشت کی اور میری ولادت کے وقت موت سے دوچار ہو کر دوبارہ زندگی پائی اس نے مجھے اپنا دودھ پلایا۔ جب کہ میں کوئی چیز کھا نہیں سکتا تھا۔ اور میری خاطر ہر تکلیف کو برداشت کیا۔ حتیٰ کہ جب میں پیشاب کر دیتا تھا تو مجھے سوکھے کپڑوں میں سُلا دیتی تھی اور خود گیلے کپڑوں میں پڑی رہتی تھی۔ میں بیمار ہوتا تو دن رات ایک کر دیتی۔ راتوں کو جاگتی۔ غریب تھی۔ خود تو فاقے کرتی اور مجھے کہیں نہ کہیں سے لا کر کھلاتی۔ اب جب کہ میں جوان ہوں میرے بازوؤں میں قوت ہے اور میرے والدین بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں ان کی طاقت مضمحل ہو چکی ہے۔ اب یہ دونوں (یعنی ماں اور باپ) میری محبت اور خدمت کے محتاج ہیں تو کیا ان کے اتنے احسانات ہونے کے باوجود میں آج ان سے منہ موڑ لوں اور ان کو دھکے مار مار کر ان کو بے یار و مددگار چھوڑ دوں اس سے زیادہ کمینگی اور ذلیل حرکت کیا ہوگی۔ کاش میں ایسے دنوں کے لئے پیدا ہی نہ ہوا ہوتا اے کاش وہ لوگ جو بالغ ہونے کے بعد اپنے والدین سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے۔ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی بجائے نافرمانی کرتے ہیں اور ان کی خدمت نہیں کرتے اس سے سبق سیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ تو والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کرنے کی تعلیم دیں اور وہ اس کے برعکس چلیں۔ جنت حاصل کرنے کی بجائے جہنم کو اپنا مسکن بنائیں۔ اس سے زیادہ افسوس کیا ہو سکتا ہے۔ کیا کل کو وہ بھی ایسے ہی بوڑھے اور کمزور نہیں ہو جائیں گے؟ اور ان کی اولاد بھی ان کے ساتھ ویسے ہی پیش آئے گی جس طرح انہوں نے اپنے والدین سے سلوک کیا ہوگا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نیکی اور بدی کا بدلہ اسی دنیا میں ہی انسان کو دے دیتا ہے۔

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرورِ کونین فخرِ موجوداتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری ان کی خدمت اور حسنِ سلوک سے پیش آنے پر بہت زور دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:۔

"ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ تو آپ نے فرمایا اُمُّكَ تیری ماں۔ اس نے پھر کہا پھر۔ آپ نے فرمایا اُمُّكَ تیری ماں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اس کے بعد پھر۔ آپ نے فرمایا اُمُّكَ پھر بھی تیری ماں۔ اس نے چوتھی دفعہ کہا پھر۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر تیرا باپ تیرے حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شخص بوڑھے ماں باپ کا زمانہ پائے اور پھر بھی جنت کا مستحق نہ ہو سکے تو وہ بڑا ہی بدبخت ہے۔ مطلب یہ کہ بوڑھے ماں باپ کی خدمت انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اتنا وارث بنا دیتی ہے کہ جس کو اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کا موقعہ مل جائے تو وہ ضرور نیکی میں مستحکم اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔"

(بخاری جلد ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کے لئے گئے تو اویسؓ نے فرمایا والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی اور ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے اور چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے۔ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق قائم کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے۔ ایسے نمونہ سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں کہ جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا اور رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

حضرت بایزید بسطامیؒ فرمایا کرتے تھے کہ:

"مجھے جتنے بھی مراتب حاصل ہوئے سب والدہ کی اطاعت سے حاصل ہوئے۔ ایک مرتبہ میری والدہ نے رات کو پانی مانگا۔ لیکن اتفاق سے اس وقت گھر میں قطعاً پانی نہیں تھا۔ چنانچہ میں گھڑا لے کر نہر سے پانی لایا۔ مگر میری آمد و رفت کی تاخیر کی وجہ سے والدہ کو پھر نیند آ گئی اور میں رات بھر پانی لئے کھڑا رہا۔ حتیٰ کہ شدید سردی کی وجہ سے وہ پانی آبخورے میں منجمد ہو گیا اور جب والدہ کی بیداری کے بعد میں نے انہیں پانی پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے پانی رکھ دیا ہوتا۔ اتنی دیر کھڑے رہنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے عرض کیا کہ محض اس خوف سے کھڑا رہا کہ مبادا آپ کہیں بیدار ہو کر پانی پیش اور آپ کو تکلیف پہنچے۔ یہ سن کر انہوں نے مجھے دعائیں دیں۔ اسی طرح ایک رات والدہ نے فرمایا کہ دروازے کا ایک پٹ کھول دو۔ لیکن میں رات بھر اسی پریشانی میں کھڑا رہا کہ نہ معلوم دایاں پٹ کھولوں یا بایاں۔ کیونکہ اگر ان کی مرضی کے خلاف غلط پٹ کھل گیا تو حکم عدولی میں شمار ہوگا۔ چنانچہ انہیں خدمتوں کی برکت سے یہ مراتب مجھ کو حاصل ہوئے۔"

(تذکرۃ الاولیاء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہم صحیح رنگ میں اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت میں زندگی گزاریں اور کبھی ان کی نافرمانی کرنے والے نہ ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے وارث بن سکیں۔ اور اس جنت میں داخل ہو سکیں جس کی والدین کی فرمانبرداری کے صلے میں بشارت دی گئی ہے۔

اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کے لئے ضروری اعلان

(۱) جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو اور وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اس کی وصیت منسوخ ہو جائے۔ ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحالی کرانا چاہے تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں:۔

ا۔ منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے۔

ب۔ عرصہ منسوخی وصیت کا چندہ عام باقاعدہ ادا کرتے رہے ہوں۔

ج۔ دینی تصدیق۔ جائیداد و آمد کی موجودہ تفصیل بتصدیق جماعت مقامی بھجوائی جائے۔

(۲) جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو تو اس کی وصیت کی بحالی کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا ضروری ہے۔ یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی طرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں۔ بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے اس کمی کو بھی پورا کرے۔ بہرحال ضروری ہوگا کہ وہ عرصہ منسوخی میں چندہ عام ادا کرتا رہا ہو۔ نیز دینی تصدیق جائیداد اور آمد کی موجودہ تفصیل بتصدیق جماعت مقامی بھی بھجوائے۔ ان تمام کوائف کے پورا ہونے پر وصیت کی بحالی پر مجلس کارپرداز غور کر سکے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بھانجے عزیزم نصیر احمد چوہدری ایم۔ اے ابن محترم چوہدری بشیر احمد صاحب گورایا شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر طاہرہ شمیم ایم بی بی ایس بنت محترم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر آف ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی بعوض پچیس ہزار روپیہ حق مہر محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور جماعت احمدیہ کے لئے نہایت درجہ خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین

(چوہدری عطاء اللہ نائب ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۲۳ جنوری کو میری بڑی ہمشیرہ راولپنڈی سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال میں بعمر ۳۰ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ محترم کرنل سردار محمد حیات صاحب قیصرانی آف کوٹ قیصرانی کی بڑی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ کی اہلیہ تھیں۔ تدفین ربوہ میں ۲۹ جنوری کو بعد نماز عصر ہوئی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ مرحومہ کی تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(احمد حیات قیصرانی ابن کرنل سردار محمد حیات صاحب قیصرانی دارالصدر غربی۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں دیانتداری سے خرچ کیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دورہ چک ۳۳ ج ضلع سرگودھا

مرتبہ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ

۳۱ فروری ۱۹۸۰ء کو حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ چک ۳۳ ج سرگودھا تربیتی دورہ پر تشریف لے گئیں۔ آپ کے ہمراہ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ محترمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ، محترمہ صاحبزادی امتہ الغفیر صاحبہ خاکسار (رضیہ درد) سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ بھی تھیں۔ نیز محترمہ بیگم صاحبہ دختر محترم ظہور احمد صاحب باجوہ بھی ساتھ تھیں۔

یہ قافلہ صبح ۹.۱۵ بجے حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ کی جائے رہائش سے تین موٹر کاروں میں روانہ ہو کر سوا دس بجے فریت گاؤں پہنچ گیا۔ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بھی ہمراہ تھے کیونکہ یہ چک ان کا آبائی وطن ہے۔ انہیں کے ذریعہ وہاں کی ممبرات نے خواہش کا اظہار کیا تھا کہ مستورات کی بیداری اور تربیت کے لئے حضرت سیدہ صدر صاحبہ تشریف لائیں۔

دیہات کے سادہ مخلصانہ ماحول میں نہایت اخلاص اور محبت سے عہدیداران نے استقبال کیا۔ جن میں صدر صاحبہ محترمہ آمنہ بیگم چوہدری نعمتا احمد سیکرٹری صاحبہ نصرت بنت شریف احمد صاحب باجوہ امتہ القیوم اہلیہ چوہدری خورشید احمد صاحب، مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب نے بڑھ کر حضرت سیدہ صدر صاحبہ اور باقی مہمانوں کا استقبال کیا۔ سادگی اور پُر وقار طریقے سے چائے کا انتظام تھا۔ مہمانوں نے تمام عہدیداران کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ قریب ہی جلسہ گاہ تھا جس کو ممبرات نے بڑی محبت سے سجایا تھا۔

چائے کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو شمیم صاحبہ بنت کرامت اللہ چیمہ صاحب نے کی۔ فوزیہ اسلم صاحبہ نے نظم پڑھی بعد ازاں سیکرٹری نصرت بنت شریف صاحب باجوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب "امن کا پیغام" پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد خاکسار (رضیہ درد) نے بعض تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ممبرات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور صحابیات کی مثالوں سے دین کی خدمت کرنے پر ابھارا۔ بعدہٗ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ نے بدرسومات کے بارے میں مستورات کو نہایت سادہ اور واضح انداز میں ذہن نشین کروایا کہ ہر قسم کی بدرسم بدعت ہے۔ ترقی میں رکاوٹ ہے۔ ایک مسلمان خصوصاً احمدی عورت کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ ایسی رسومات کی پابندی کرے جن کی اسلام ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ دیہات کی اہم رسومات کو ترک کرنے کی طرف مؤثر انداز میں توجہ دلائی۔ آپ کی زریں ہدایات کے بعد حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ نے ممبرات کو اپنے قیمتی خطاب سے نوازا۔ سب سے پہلے آپ نے ان کے خلوص و محبت کا شکریہ ادا کیا جس سے انہوں نے دعوت دی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبد بنایا جب سے اس کی تخلیق ہوئی شیطان اور انسان میں ایک جنگ جاری ہے۔ یہی شیطان ہر زمانہ میں ایک نیا حربہ استعمال کرتا رہا ہے اس زمانے میں جن حربوں کو وہ استعمال کر رہا ہے وہ دین سے غفلت، جہالت اسلامی شعار سے لاپرواہی ہیں۔ فرمایا میری عزیز بہنو! قرآن آخری شریعت ہے۔ اپنی نسلوں کو قرآن مجید کی تعلیم سے روشناس کروانا آج کے زمانہ میں جہاد سے کم نہیں۔ کوشش کیجیے کہ کوئی عورت جاہل نہ رہ جائے۔ اگلی صدی غلبہ اسلام کی ہوگی۔ بدقسمت ہوں گی وہ جن کا اس غلبہ میں حصہ نہ ہوگا۔ اپنے ہر قسم کے اختلافات کو دین کی خاطر ختم کر دیں۔ اگلی نسل کی تربیت آپ کے ذمہ ہے۔ آج پردہ سب سے اہم کڑی ہے صحابیات۔ ازواج مطہرات نے پردہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پردہ کروایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے احمدی مستورات کو مخاطب کر کے بار بار پردہ کی طرف توجہ دلائی پس آپ سب کا فرض اولین ہے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا تا غلبہ اسلام کی مہم کو جلد سے جلد نزدیک لا سکیں۔ آپ نے فرمایا حقوق اللہ حقوق العباد دونوں لازمی چیز ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ نماز روزہ کی پابندی کر لی جائے لیکن اخلاق کی مالک نہ ہوں۔ ایک مومن کی زندگی کا واحد مقصد خدا رسول اور مخلوق کا پیار حاصل کرنا ہے۔ ایک گھنٹہ تک آپ کا خطاب جاری رہا۔ تمام حاضرین جلسہ نے نہایت خاموشی اور متانت سے آپ کے روح پرور ارشادات سنے۔

آپ کے خطاب کے بعد ایک غیر از جماعت بہن نے حضرت مصلح موعودؓ کے اوصاف کے بارے میں اشعار دل سوز آواز میں سنائے جس کے بعد صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ نے نعت رسول کے بارے میں اپنے اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس اجلاس میں غیر از جماعت ممبرات اور بچیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ چک ۳۳ ج، چک ۹۶ ج، چک ۳۷ ج، چک ۳۴ ج کی عہدیداران اور ممبرات نے بھی شمولیت کی۔ دعا کے بعد تمام ممبرات کو حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ نے شرف مصافحہ بخشا۔ نیز فرداً فرداً ملاقات بھی کی۔

بعد کا محترمہ والدہ صاحبہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی جائے رہائش پر ظہر کی نماز کے بعد ایک پُر تکلف کھانے کا اہتمام بھی تھا۔ اس دوران تبلیغی اور تربیتی امور پر باہم گفتگو بھی ہوتی رہی۔ بہت سی غیر از جماعت بہنوں نے بھی ملاقات کی۔ پانچ بجے شام کے قریب خدا کے فضل سے یہ مختصر سا قافلہ بخیریت ربوہ پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر سی قربانیوں کو نوازے اور ان میں بے شمار برکتیں ڈالتا چلا جائے۔ آمین۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا

محترمہ شمیم سلطانہ بیوہ مولوی نصیر احمد خان صاحب مرحوم ۵۵ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

عاجزہ کے شوہر مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب سابق مبلغ لبنان و مغربی افریقہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بعمر ۵۳ سال اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۸ دسمبر کو فجر کی نماز کے بعد از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر اسی وقت خاکسار کے قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں سے تعزیت بھی فرمائی۔ حضور کی اقتدا میں ہزاروں لوگوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ اور میت کو کندھا بھی دیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم خاکسار کے بڑے چچا جان ماسٹر محمد اسماعیل خان صاحب میو آرٹ سکول لاہور کے بیٹے تھے اور میاں قطب الدین خان صاحب امرتسری کے از ۳۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو خلیفۂ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے جذبہ میں سرشار تھے۔ حتیٰ کہ خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا اور آخری لمحہ تک خدمت دین کرتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ وفات کے دن بھی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی دیتے رہے کہ اچانک ۲۷ دسمبر کی شام کو ۸½ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پائی اور خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ربوہ کے بہت سے احباب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد نے تعزیت اور ہمدردی فرمائی اور میرے غم میں شریک ہوئے خصوصاً خواتین مبارکہ میں حضرت سیدہ محترمہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی، محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ، محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ، محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ میاں احمد صاحب نے خود خاکسار کے گھر تشریف لا کر اپنے پیار اور شفقت سے نوازا اور تعزیت اور ہمدردی فرمائی۔ اس کے علاوہ نمائندگان بیرون پاکستان جو اس وقت جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہوئے تھے خود آ کر یا بذریعہ پیغام اظہار افسوس کیا ہے اور اسی طرح بیرون پاکستان اور پاکستان کے بہت سے احباب نے تعزیت کے خطوط بھجوائے ہیں۔ میں اپنے ان سب غمگسار بھائیوں اور بہنوں کی بے حد شکر گزار ہوں اور الفضل کے ذریعہ بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے شوہر مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔ میرا حافظ و ناصر ہو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور خاکسارہ کا بھی انجام بخیر فرما دے۔ آمین۔

(شمیم سلطانہ بیوہ مولوی نصیر احمد خان صاحب مرحوم کوارٹرز ۵۵ تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس مطالعہ کیلئے مقررہ کتاب کا خدام سے مطالعہ کروائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے اپنے نام اخبار الفضل جاری کروانے کے علاوہ اپنی طرف سے دوسرے احباب کے نام روزانہ پرچے و خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

مکرم	ماسٹر محمد شریف صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	روپے
"	میاں نذیر احمد صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	"	۲۵ر۰۰	"
"	مرزا محمد صدیق صاحب " "	دو خطبہ نمبر	۵۰ر۰۰	"
"	چوہدری بشیر احمد صاحب نیا " "	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
"	مکرم عابد صاحب " "	امانت	۱۰ر۰۰	"
"	ملک حمید اللہ صاحب ڈسکہ	دو خطبہ نمبر	۵۰ر۰۰	"
"	ملک سمیع اللہ صاحب	"	۵۰ر۰۰	"
"	میسرز ساہی رائس ملز ڈسکہ	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
"	چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈسکہ	"	۲۵ر۰۰	"
"	ماسٹر محمد صدیق صاحب ناصر	"	۲۵ر۰۰	"
"	مرزا نذیر احمد صاحب الفضل انڈسٹری	"	۲۵ر۰۰	"
"	حاجی نصرت احمد صاحب البدر انڈسٹری	"	۲۵ر۰۰	"
"	چوہدری بشیر احمد صاحب ڈسکہ	"	۲۵ر۰۰	"
"	" بشیر احمد " کلاں	"	۲۵ر۰۰	"
"	منشی محمد اسماعیل صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	امانت	۱۴ر۰۰	"
"	جلال الدین شاد صاحب منیجر نیشنل بنک سیالکوٹ	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
"	امیر صاحب جماعت احمدیہ حلقہ شکر گڑھ	چار خطبہ نمبر	۱۰۰ر۰۰	"
"	خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ	دو خطبہ نمبر	۵۰ر۰۰	"
"	لطیف اختر صاحب سیالکوٹ	دو خطبہ نمبر	۵۰ر۰۰	"
"	الحاج محمد شفیع صاحب "	ایک روزانہ	۹۰ر۰۰	"
"	ڈاکٹر خواجہ خورشید احمد صاحب "	پانچ روزانہ پرچے	۴۵۰ر۰۰	"
محترمہ	بشریٰ صاحبہ "	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
مکرم	صوبیدار دین محمد صاحب ممبر صدر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کینٹ	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
"	خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	چار خطبہ نمبر اور ایک روزانہ	۱۹۰ر۰۰	"
"	الحاج محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	چار خطبہ نمبر	۱۰۰ر۰۰	"
"	سیکرٹری صاحب مال سیالکوٹ	دو روزانہ پرچے	۱۸۰ر۰۰	"
"	لطیف خان صاحب سیالکوٹ منجانب والد محترم محمد امین			
"	خان صاحب سابق مبلغ روس	چار خطبہ نمبر	۱۰۰ر۰۰	"
محترمہ	شاہدہ ارشد صاحبہ اہلیہ ارشد محمود گوندل	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
مکرم	ارشد محمود گوندل صاحب سیالکوٹ	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
محترمہ	مسز چوہدری شہباز خان صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ		۲۵ر۰۰	"
"	تنویر کوثر صاحبہ منجانب مکرم چوہدری محمد الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھڈال (سیالکوٹ)	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
مکرم	حکیم مبشر احمد صاحب منجانب والد محترم			
"	حکیم پیر احمد صاحب مرحوم سیالکوٹ	چار خطبہ نمبر	۱۰۰ر۰۰	"
"	الحاج محمد صدیق صاحب "	ایک خطبہ نمبر	۲۵ر۰۰	"
"	ناصر سعید احمد صاحب "	"	۲۵ر۰۰	"
"	محمد اسلام صاحب کلی مسجد احمدیہ کبوتراں والی	"	۲۵ر۰۰	"
	جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	"	۲۵ر۰۰	"
"	عبد الغنی صاحب بٹ " "	"	۲۵ر۰۰	"

(باقی)

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی گوجرانوالہ آمد

۱۵ فروری بروز جمعہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب گوجرانوالہ تشریف لائے۔ آپ نے یہاں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے اجلاس عام سے خطاب کیا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے آپ کی تعلیم کے متعلق بعض اقتباسات سنائے اور ان کے مطابق عمل کرنے کو کہا۔ نیز صد سالہ جوبلی کی دعاؤں کے بارہ میں خدام کو یاد دہانی کرائی اور خلافت ثالثہ کی بابرکت تحریکات کے بارہ میں احباب جماعت کو آگاہ کرنے کو کہا۔ کہ وہ ان تحریکات میں حصہ لیتے ہوئے غلبہ اسلام کی تیاری کریں۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں خدام کو بد رسوم کے متعلق جہاد کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ ان رسومات سے چھٹکارا حاصل کر کے ہی ہم صحیح معنوں میں احمدی بن سکتے ہیں۔ آپ نے خدام کو ان کا عہد یاد دلاتے ہوئے اس پر عمل کرنے کو کہا۔ نیز آپ نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بغور مطالعہ کرنے سے ہی ہم صحیح معنوں میں اسلام اور احمدیت کو سمجھ سکتے ہیں۔

اس سے پہلے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے قائدین مجالس ضلع گوجرانوالہ کی میٹنگ سے ایک گھنٹہ تک خطاب کیا۔ اس اجلاس سے مکرم خلیل احمد صاحب سونگی قائد ضلع گوجرانوالہ نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں قائدین کی حاضری ۸۵٪ تھی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلانات دار القضاء

مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم رحمت خان صاحب بھٹی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲۰/۱۷ واقع محلہ دار النصر ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکور معہ مکان میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) عزت بی بی صاحبہ بیوہ (۲) زبیدہ بیگم صاحبہ دختر۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۰/۱۷ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے دادا صاحب مکرم میاں محمد حیات کافی عرصہ سے بوجہ بندش پیشاب بیمار ہیں۔ آپریشن کے بعد زخم میں سخت درد ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے حضور سے اور جملہ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ نیز میرے والد مکرم کولمبس خان صاحب مئی ۱۹۷۹ء سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں ان کی صحت تندرستی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے اور ہم سب کا نگہبان ہو۔

(طاہرہ متین معرفت کیپٹن محمد سعید ربوہ)

(۲) خاکسار کی خالہ جان صاحبہ سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مظفر احمد صدیقی دار الرحمت غربی ربوہ)

چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ کے آپ بقایا دار تو نہیں؟ (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۷۵

میں محمد ظفر اللہ خان ولد چوہدری فضل دین صاحب قوم چوہدری پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ۳۱/۵۳ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد ظفر اللہ خان ۳۱/۵۳ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

گواہ شد: طالب احمد جمال قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ

وصیت ۲۴۳۷۷

گواہ شد: [illegible] محمود بھٹی مکان ۸/- ڈاکٹر شبیر محمود روڈ کوئٹہ وصیت ۲۳۴۸۸

مسل نمبر ۲۴۳۷۶

میں شیخ سردار علی ولد شیخ علی گوہر صاحب مرحوم قوم شیخ قانونگو پیشہ بے کار عمر ۸۱ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ساڑھے تین ایکڑ زمین سودھی چک ۲۱۶ ضلع فیصل آباد معہ پختہ مکان ہے جس کا سودا مبلغ چوراسی ہزار روپے کا ہوا ہے ادائیگی اور رجسٹری ہونی باقی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت خرچ (لڑکوں سے ملتا ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- حکیم محمد عبداللہ ملک مکان ۵۰ بلاک ۱۶ ٹاؤن شپ لاہور۔

گواہ شد:- عزیز اللہ ملک کوارٹر نمبر ۵۰ ٹاؤن شپ لاہور۔

گواہ شد:- شمس الدین صدر حلقہ ٹاؤن شپ ضلع لاہور ۲-۶/۲-۵

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت خرچ خورد و نوش ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سردار علی ولد شیخ علی گوہر مرحوم ۱۵/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:- مرزا عطاء الرحمٰن ولد مرزا برکت علی برکت لاج دارالصدر غربی ربوہ وصیت ۶۰۰۹۱

گواہ شد:- شیخ لطیف احمد اکمل ولد شیخ سردار علی صاحب ۱۵/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۳۷۷

میں حکیم محمد عبداللہ ملک ولد حکیم ملک نبی بخش صاحب قوم کھکھڑ پیشہ حکمت عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ٹاؤن شپ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کلائی گھڑی مالیت ۸۰۰/- روپے نقد رقم ۲۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت خرچ (لڑکوں سے ملتا ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- حکیم محمد عبداللہ ملک مکان ۵۰ بلاک ۱۶ ٹاؤن شپ لاہور۔

گواہ شد:- عزیز اللہ ملک کوارٹر نمبر ۵۰ ٹاؤن شپ لاہور۔

گواہ شد:- شمس الدین صدر حلقہ ٹاؤن شپ ضلع لاہور ۲-۶/۲-۵

فہرست عطیہ دہندگان برائے عمارات جنادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳)

	چک ۶۱ ج ب ضلع فیصل آباد منجانب چوہدری دل محمد صاحب	۲۰/۰۰	روپے
مکرمہ	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منجانب مریم عثمان صاحبہ کراچی	۲۰۰/۰۰	"
"	صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ منجانب قریشی محمد انور صاحب	۱۰/۰۰	"
مکرم	غلام احمد چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۲۵/۰۰	"
"	نصیر احمد صاحب جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات	۱۳۰/۰۰	"
"	صوبیدار عبدالرشید صاحب جماعت فتحوان منجانب عبدالرشید صاحب	۱۰/۰۰	"
"	شریف احمد دھیڑی باندھی منجانب منیر احمد عابد صاحب	۲۵/۰۰	"
	میاں عبدالخالق لدھیانوی راولپنڈی	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	عائشہ بیگم صاحبہ " "	۱۰/۰۰	"
"	بیگم فضل الرحمٰن خان پشاور روڈ	۲۵/۰۰	"
مکرم	نعیم الرحمٰن پسر فضل الرحمٰن خان "	۱۵/۰۰	"
"	شیخ انعام اللہ صاحب اصغر مال "	۱۰/۰۰	"
"	بشریٰ شاہین " "	۱۰/۰۰	"
"	شاہ محمد صاحب " "	۱۰/۰۰	"
"	زاہد منہاس صاحب راولپنڈی	۱۰/۰۰	"
"	چوہدری شریف احمد صاحب بیرون حرم گیٹ ملتان	۲۸۴/۰۰	"
"	عبدالخالق صاحب پنشنر شیخوپورہ شہر	۵۰/۰۰	"
"	طاہر حسین ولد ناظر حسین اختر سول لائن لاہور	۱۰۰/۰۰	"
"	سید محمود احمد بگٹ گنج مردان منجانب ارشاد احمد خان	۲۰۰/۰۰	"
"	" " " نسیمہ قدیر صاحبہ	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	امۃ الحفیظ صاحبہ جماعت احمدیہ اسلام آباد	۵۰/۰۰	"
مکرم	نصیر احمد درک صاحب " "	۱۰/۰۰	"
"	پیر ضیاء الدین صاحب " "	۲۰/۰۰	"
"	قمر دین العابدین صاحب " "	۴۰/۰۰	"
"	بشیر احمد صاحب سالک " "	۵۰/۰۰	"
"	جماعت احمدیہ صادق آباد محمد حسین حیدرآباد	۴۱/۰۰	"
مکرمہ	نعیمہ ریحانہ اہلیہ محمد عمر سندھی لاڑکانہ منجانب ناہید منیر	۵۰/۰۰	"
مکرم	بشارت احمد امروہی دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ	۱۰/۰۰	"
مکرم	انور احمد عباسی دارالصدر غربی ربوہ	۴۰/۰۰	"
"	شیخ انوار رسول صاحب جماعت احمدیہ کراچی	۱۸/۰۰	"
مکرمہ	بدرالنساء خانم صاحبہ " "	۱۵/۰۰	"
مکرم	ڈاکٹر محمد ثناء اللہ انصاری صاحب " "	۵۰/۰۰	"
"	ملک خداداد خان صاحب " "	۲۰/۰۰	"
"	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب " "	۱۲۵/۰۰	"
"	شیخ طاہر احمد صاحب " "	۳۰/۰۰	"
"	ملک شریف احمد صاحب " "	۱۰/۰۰	"
"	نعیم احمد شیخ صاحب " "	۱۰۰/۰۰	"
مکرمہ	بیگم نصرت ممتاز صاحبہ " "	۷۲۰/۰۰	"
"	ذکیہ بیگم صاحبہ " "	۵۰/۰۰	"
مکرم	ملک مبارک احمد صاحب " "	۱۰۰/۰۰	"
"	راجہ بشیر احمد مظفر صاحب " "	۲۰/۰۰	"
"	محمد صادق منجانب والدین مرحوم " "	۲۰/۰۰	"
"	حسن احمد ظفر جماعت احمدیہ کراچی	۱۰/۰۰	"
"	بشارت احمد رانا صاحب " "	۱۰/۰۰	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ سنہ ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے کے سالانہ انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کو ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذاہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بینکنگ اور سود" "نظام بیمہ" "لیبر اور متعلقہ مسائل" "تجارتی کمپنیوں کا نظام" "انڈسٹری" "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جائیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو۔ بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

الف۔ مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں۔

ب۔ مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کر کے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کر سکے۔

ج۔ مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

د۔ انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

الف۔ مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔

ب۔ نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے۔ بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے۔ تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقابلے یا تصنیف کے لئے جو مضمون بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو تو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی دی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

ب۔ اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کر لے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کی جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے۔ یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا۔ اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے

"الحمرا اسٹیٹس"

۶۹۹ نئے شیلٹر ٹاؤن سرگودھا

پروپرائٹر: خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

PILES CURE بواسیر کیو

کیپسول نمبر ۱	۲۰۰ پوٹنسی	۱-۵۰
کیپسول نمبر ۲	۱۰۰۰ "	۳-۰۰
کیپسول نمبر ۳	دس ہزار "	۴-۵۰
کیپسول نمبر ۴	ایک لاکھ "	۶-۰۰
۴ کیپسولز کا مکمل کورس		۱۵-۰۰
ڈاک خرچ و پیکنگ		۵-۰۰

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل پمفلٹ ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

کیور میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر ایچ مرزا) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ربوہ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

محمود لائبریری کے بانی شیخ رشید احمد صاحب انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محمود لائبریری محلہ دارالیمن کے بانی مکرم شیخ رشید احمد صاحب مورخہ ۲۶/۲۷ کی درمیانی شب دس بجے کے قریب ۶۹ برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ ۲۷ فروری بروز بدھ بعد نماز مغرب مکرم قریشی فضل حق صاحب نے مسجد مہدی میں پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین ہونے کے بعد صدر محلہ دارالیمن مکرم محمد اسماعیل صاحب اسلم نے دعا کروائی۔

مرحوم بے حد خوش خلق، ملنسار، شریف النفس تہجد گزار اور کم گو انسان تھے۔ مرحوم کا ایک ہی بیٹا ان کی شادی کے قریباً بیس بائیس سال کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے پیدا ہوا۔ مگر دس سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ بڑھاپے میں اس جانکاہ صدمے کو انہوں نے نہایت ہی صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ اور صبر کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے بیٹے کے نام پر چار سال قبل محلہ دارالیمن میں محمود لائبریری قائم کی۔ استطاعت اتنی نہ تھی اس لئے بڑی کوشش محنت اور بھاگ دوڑ سے یہ کام کیا۔ آج بھی محلے کے بچے اس لائبریری سے استفادہ کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ان کی بیوہ کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)